بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۷ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری ۳ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۲۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲/ اخاء/ اکتوبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"معدہ میں درد اور متلی کی شکایت ہے کمزوری بھی بہت ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب، ربوہ)

محترم نواب محمد دین صاحب مرحوم کے داماد محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو چند ماہ قبل دل کی تکلیف ہو گئی تھی۔ آپ سوئٹزرلینڈ میں خاصا عرصہ زیر علاج رہے۔ ہر چند کہ دل کے عارضہ میں افاقہ ہے تاہم کمزوری تاحال قائم ہے محترم چوہدری صاحب موصوف ایک نافع الناس شخصیت ہیں اور احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ طویل اور فعال زندگی سے نوازے (آمین)

○۔ میرا نومولود بھتیجا عزیزم سید محمد عمر شمائل (عمر ۱۰ دن) ابن سید ارشاد احمد منور راولپنڈی بھی ان دنوں شدید بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو سکی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل وعاجل صحت عطا فرمائے۔

(سید شمشاد احمد ناصر
(مربی سلسلہ) سیرالیون)

○۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بلڈ پریشر بیمار چلی آ رہی ہیں اب کافی روز سے زیادہ تیز رہنے لگا۔ ان کو ہسپتال لاہور یو۔ایم۔ایچ میں داخل کرایا گیا ہے۔ عام صحت کمزور ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

(قاضی رشید الدین پنشنر واقف زندگی)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُنعَم علیہم افراد اللہ کی طرف سے آنے والے ہر رنج و راحت سے لذت اٹھاتے ہیں

اگر ان کے دل و جان کو سخت ابتلاؤں میں ڈال کر نچوڑا جائے تو بجز محبتِ الٰہی اور کچھ نہیں نکلتا۔

"جو لوگ مُنعَم عَلَیْہِمْ ہیں اور خدا سے ظاہری و باطنی نعمتیں پاتے ہیں شدائد سے خالی نہیں ہیں بلکہ اس دار الابتلاء میں ایسی ایسی شدتیں اور صعوبتیں ان کو پہنچتی ہیں کہ اگر وہ کسی دوسرے کو پہنچتیں تو مددِ ایمانی اس کی منقطع ہو جاتی۔ لیکن اس جہت سے ان کا نام مُنعَم عَلَیْہِمْ رکھا گیا ہے کہ وہ بباعثِ غلبۂ محبت، آلام کو برنگِ انعام دیکھتے ہیں۔ اور ہر ایک رنج یا راحت جو دوستِ حقیقی کی طرف سے ان کو پہنچتی ہے بوجہ مستیٔ عشق اس سے لذت اٹھاتے ہیں۔ پس یہ ترقی فی القرب کی دوسری قسم ہے جس میں اپنے محبوب کے جمیع افعال سے لذت آتی ہے اور جو کچھ اس کی طرف سے پہنچے انعام ہی انعام نظر آتا ہے اور اصل موجب اس حالت کا ایک محبتِ کامل اور تعلقِ صادق ہوتا ہے جو اپنے محبوب سے ہو جاتا ہے اور یہ ایک موہبتِ خاص ہوتی ہے جس میں حیلہ اور تدبیر کو کچھ دخل نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے آتی ہے اور جب آتی ہے تو پھر سالک ایک دوسرا رنگ پکڑ لیتا ہے اور تمام بوجھ اس کے سر سے اتارے جاتے ہیں ..... جو ربانی نعمتیں دوسروں سے مخفی ہیں ان کا اس کو سیر کرایا جاتا ہے۔ کشوفِ صادقہ سے متمتع ہوتا ہے ..... غرض ظاہری و باطنی نعمتوں سے بہت کچھ اس کو عطا کیا جاتا ہے .....

جو فرمایا ہے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○ ..... یہ وہ مرتبہ ہے جس میں انسان کو خدا کی محبت اور اس کے غیر کی عداوت سرشت میں داخل ہو جاتی ہے ..... اور اگر اس کے دل کو اور اس کی جان کو بڑے بڑے امتحانوں اور ابتلاؤں کے سخت صدمات کے بیچ میں دے کر کوفتہ کیا جائے اور نچوڑا جائے تو بجز محبت الٰہیہ کے اور کچھ اس کے دل اور جان سے نہیں نکلتا۔ اسی کے درد سے لذت پاتا ہے اور اسی کو واقعی اور حقیقی طور پر اپنا دلآرام سمجھتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس میں تمام ترقیاتِ قرب ختم ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے اس انتہائی کمال کو پہنچ جاتا ہے کہ جو فطرتِ بشری کے لئے مقدر ہے۔"

(براہین احمدیہ جلد چہارم ص ۵۱۳ تا ۵۲۳)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۷ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ
۳ اخاء ۱۳۶۳ ہش

ہمارا ارفع و اعلیٰ مطمح نظر
اور
اور اس کی انقلاب آفرینی

اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اُس کے بندے بدیوں سے بچ کر صرف نیکیاں ہی بجا نہ لائیں بلکہ نیکیوں میں مسلسل ترقی کرتے چلے جائیں یعنی نیکیاں بجالانے میں کسی ایک مقام پر ہی نہ ٹھہر جائیں بلکہ اس میدان میں اُن کا قدم مسلسل آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ ایک مقام پر ٹھہر جانا تو تنزل کو دعوت دینے کے مترادف ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

(البقرۃ آیت ۱۴۹)

اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے آپ پر مسلط کر لیتا ہے سو (تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

جو لوگ نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح نیکیاں بجالانے میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں انہیں ہی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازتا ہے اور اپنی نصرت کا مورد بنا کر دین و دنیا میں کامیابیاں ان کے لئے مقدر کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۝ (فاطر آیات ۳۳ تا ۳۶)

پھر (حقیقت یہ ہے کہ نزولِ وحی کے بعد) ہم نے اپنی کتاب کا (ہمیشہ) انہی لوگوں کو وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا پس ان میں سے کوئی آدمی تو ایسا ثابت ہوا جو اپنی جان پر انتہائی ظلم کرنے والا تھا اور کوئی ان میں سے ایسا نکلا جو درمیانی چال چلنے والا تھا اور کوئی کوئی ایسا نکلا جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے دوسروں سے آگے بڑھنے والا تھا۔ یہ (مسابقت فی الخیرات) اللہ کا بہت بڑا فضل ہے (اس مقام کا بدلہ) ہمیشہ رہنے والی وہ جنتیں ہوں گی جن میں وہ (سابق بالخیرات) داخل ہوں گے اور اس میں ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور موتی (کے زیور) بھی۔ اور اس میں ان کا لباس ریشم (کا بنا ہوا) ہوگا اور وہ کہیں گے کہ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جس نے ہمارا غم دُور کر دیا۔ ہمارا رب یقیناً بہت بخشنے والا اور بہت قدر دان ہے۔ اور وہ خدا جس نے اپنے فضل سے ہم کو ٹھہرنے کے لئے ایسی جگہ پر رکھا ہے کہ جس میں نہ تو ہم کو کوئی تکلیف ہوتی ہے اور نہ تھکان۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین کے اصل وارث ہمیشہ ہی وہ لوگ ہوتے رہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اذن سے سابق بالخیرات بنایا اور انہیں ہی اُس نے اپنے فضل کبیر سے نوازا اور بڑے ہی عظیم الشان انعامات سے انہیں بہرہ ور فرمایا۔ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے تو ہوتے ہی ہیں پیچھے رہ جانے والے۔ درمیانی چال چلنے والے بھی خطرہ سے خالی نہیں ہوتے اس لئے کہ ان میں آگے بڑھنے اور نیکیوں میں مسلسل ترقی کرنے کی امنگ اور جذبہ نہیں ہوتا۔ ان میں جمود کی یہ کیفیت بسا اوقات انہیں تنزل کی طرف لے جانے کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ دین ہمیشہ ان لوگوں کے ذریعہ ہی دنیا میں سربلند ہوتا ہے جو سابق بالخیرات ہوں اور یہ مقام خدا تعالیٰ کے اذن اور مرضی کے بغیر نہیں ملتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں کو عطا کیا جاتا ہے جو اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کر کے دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ لوگوں کو سابق بالخیرات بنا کر دینِ حق کو ساری دنیا میں سربلند و غالب کرنے کی غرض سے ہی آئے تھے۔ اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو بار بار مخاطب کر کے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا کہ وہ سابق بالخیرات بننے کی کوشش کریں تا خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت و نصرت کو جذب کر کے دین کو دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۶ فروری ۱۹۰۸ء کو اپنے احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہیئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور وہ ہماری جماعت میں ہو کر بُرا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے ..... انسان کو اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہیئے اور اس میں غور کرنا چاہیئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے.....

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ (فاطر آیت ۳۳) پہلی دونوں صفات ادنیٰ ہیں سابق بالخیرات بننا چاہیئے ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے، کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزا ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہیئے۔ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہیئے اور نیکی میں ترقی کرنی چاہیئے۔ ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ آخر کار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے ..... خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں اور ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۳۷ تا صفحہ ۱۳۹)

الغرض فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کی رو سے ہمارا مطمح نظر یہی ہے کہ ہم نیکیوں میں مسلسل ترقی کرتے چلے جائیں۔ ہمارا آج اور کل برابر نہ ہونے پائے۔ ہر آنے والا دن ہمیں نیکیوں میں پہلے سے آگے لے جانے والا ثابت ہوتا چلا جائے۔ یہ نہایت اعلیٰ و ارفع مطمح نظر ہے جو ہمیں نصرتِ الٰہی کا مورد بنانے اور غلبۂ دین کے مقصد میں کامیاب کرنے کا ضامن ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلح وصفائی اور امن وآشتی کی گم شدہ جنتیں

قسط ۴

مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ ربوہ

تسخیر قلوب کا مجرب نسخہ

قرآن کریم تسخیر قلوب کا نسخہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝

(حٰم السجدہ - ۳۵، ۳۶)

کہ نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ ہوگا کہ وہ شخص جس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حسنِ سلوک کو دیکھ کر گرم جوش دوست بن جائے گا۔ اور باوجود ظلموں کے سہنے کے اس قسم کے سلوک کی توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنے والے ہیں اور یا پھر انہی کو ملتی ہے جن کو خدا کی طرف سے نیکی کا ایک بڑا حصہ ملا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس میدان میں بھی بہت بلند ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے انتقام کا سب سے بڑا موقع فتح مکہ کا دن تھا۔ جب کہ وہ کمینہ صفت لوگ قابو میں آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کے پیاسے تھے اور جن کے دستِ ستم سے آپ نے طرح طرح کی اذیتیں اٹھائی تھیں۔ لیکن ان سب کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا۔

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
اذْهَبُوا أَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

تم پر کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو،

اس کے نتیجہ میں وہی جانی دشمن فدائی بن گئے۔ اور کثرت کے ساتھ لوگ جوق در جوق دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔

؎ دل جیت لیے اس نے محبت کی نظر سے
دی اپنے پرائے کو دوا اور دعا بھی

ہبار بن الاسود وہ شخص تھا جس کے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینبؓ کو سخت تکلیف پہنچی تھی۔ حضرت زینبؓ حاملہ تھیں اور مکہ سے مدینہ ہجرت کر رہی تھیں۔ کفار نے مزاحمت کی اور ہبار بن الاسود نے جان بوجھ کر ان کو اونٹ سے گرا دیا جس سے ان کو سخت چوٹ آئی اور حمل ساقط ہو گیا اس کے علاوہ اور بھی جرائم کا وہ مرتکب ہوا تھا اور اسی بناء پر فتح مکہ کے وقت ہبار ان لوگوں میں شامل تھا جن کے قتل کا حکم دیا گیا تھا اس نے چاہا کہ بھاگ کر ایران چلا جائے کہ داعی ہدایت نے خود آستانہ نبوت کی طرف جھکا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں بھاگ کر ایران چلا جانا چاہتا تھا لیکن پھر مجھے حضورؐ کے احسانات اور حلم و عفو یاد آئے میری نسبت آپؐ کو جو خبریں پہنچی تھیں وہ صحیح تھیں، مجھے اپنی جہالت اور قصور کا اعتراف ہے۔ اب اسلام سے مشرف ہونے آیا ہوں۔ اور پھر دفعۃً باب رحمت وا تھا اور دوست و دشمن کی تمیز یکسر مفقود تھی۔

ہندہ ابوسفیان کی بیوی، جس نے حضرت حمزہؓ کا سینہ چاک کیا اور دل و جگر کے ٹکڑے کئے۔ فتح مکہ کے دن نقاب پہن کر آئی تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہچان نہ سکیں اور بے خبری میں بیعت اسلام کر کے سند امان حاصل کرے پھر اس موقع پر بھی گستاخی سے باز نہ آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندہ کو پہچان لیا لیکن اس واقعہ تک کا ذکر نہ فرمایا۔ ہندہ اس کرشمہ اعجاز سے متاثر ہو کر بے اختیار بول اٹھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خیمہ سے مبغوض تر خیمہ کوئی میری نگاہ میں نہ تھا لیکن آج آپ کے خیمہ سے زیادہ محبوب خیمہ میری نگاہ میں دوسرا نہیں۔

عکرمہ دشمنِ اسلام ابوجہل کے فرزند تھے اور اسلام سے پہلے اپنے باپ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت ترین دشمن تھے۔ فتح مکہ کے وقت مکہ سے بھاگ کر چلے گئے ان کی بیوی مسلمان ہو چکی تھی وہ یمن گئیں اور عکرمہ کو تسکین دی اور ان کو احسان کی امید دلا کر خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا تو فرطِ مسرت سے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور اس تیزی سے ان کی طرف بڑھے کہ جسم مبارک پر چادر تک نہ تھی اور زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ مرحبا بالراکب المہاجر۔

اے ہجرت کرنے والے سوار تیرا آنا مبارک ہو۔

یہی وہ عکرمہ تھے جو بعد میں دیوانہ وار اسلام کی خاطر لڑتے رہے۔ اور اپنے خون سے پرانی دشمنی کا داغ مٹا کر دم لیا۔

عرب کا ایک ایک قبیلہ فتح مکہ کے بعد اسلام کے پرچم کے نیچے جمع ہو رہا تھا۔ اگر کسی قبیلہ نے آخر تک سرتابی کی تو وہ بنو حنیفہ کا قبیلہ تھا۔ جس میں مسیلمہ کذاب نے ادعائے نبوت کیا تھا۔ ثمامہ بن اثال اس قبیلہ کے رؤسا میں تھا۔ اتفاق سے وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ گیا۔ گرفتار کر کے مدینہ لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے اس کے بعد آپ مسجد میں تشریف لائے اور اس سے دریافت کیا کہ کیا کہتے ہو اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خونی کو قتل کریں گے اور اگر احسان کریں گے تو ایک گنہگار پر احسان ہوگا اور اگر زرِ فدیہ چاہتے ہیں تو جو آپ مانگیں میں دونگا یہ جواب سنکر آپؐ خاموش رہے۔ دوسرے دن بھی یہی گفتگو ہوئی تیسرے دن بھی جب اس نے یہی جواب دیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ ثمامہ کی رسی کھول دو اور آزاد کر دو ثمامہ پر اس خلاف توقع لطف و عنایت کا یہ اثر ہوا کہ قریب ایک درخت کی آڑ میں جا کر غسل کیا اور مسجد میں واپس آ کر کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کوئی شخص میری نظر میں آپؐ سے زیادہ مبغوض نہ تھا اور اب آپؐ سے زیادہ دنیا میں مجھے کوئی محبوب نہیں کوئی مذہب آپ کے مذہب سے زیادہ میری آنکھوں میں برا نہ تھا اور اب وہی سب سے زیادہ پیارا ہے۔ کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ ناپسند نہ تھا اور اب وہی پسندیدہ ترین ہے۔

ایک غزوہ میں صحابہ کرامؓ پیاس سے بے تاب ہو کر پانی کی تلاش میں نکلے تو حسن اتفاق سے ایک عورت مل گئی جس کے پاس پانی کا مشکیزہ تھا صحابہؓ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور آپؐ کی اجازت سے پانی کو استعمال کیا۔ اگرچہ آپ نے اسی وقت اس کو پانی کی قیمت دلوا دی تاہم صحابہ کرامؓ پر اس کے احسان کا یہ اثر تھا۔ کہ اس عورت کے گاؤں کے آس پاس حملہ کرتے تھے تو خاص اس کے گھرانے کو چھوڑ دیتے تھے اس پر صحابہ کرامؓ کی اس سنت پذیری کا یہ اثر ہوا کہ اس نے اپنے تمام خاندان کو قبول اسلام پر آمادہ کیا اور سب کے سب مسلمان ہو گئے

(صحیح بخاری۔ کتاب الغسل)

حضرت ابوہریرہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شب کو ایک کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا، آپؐ نے ایک بکری کا دودھ اس کے سامنے پیش کیا وہ پی گیا، پھر دوسری بکری دوہی گئی وہ دودھ بھی بے تامل پی گیا۔ پھر تیسری پھر چوتھی۔ یہاں تک کہ سات بکریاں دوہی گئیں۔ اور وہ سب دودھ پیتا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ناراضگی ظاہر نہ فرمائی اسی حسن اخلاق کا اثر تھا کہ وہ صبح کو مسلمان تھا۔ اور صرف ایک بکری کے دودھ پر قانع ہو گیا۔

انسانوں میں ہر قسم کی طبیعت اور فطرت کے لوگ ہوتے ہیں۔ احسان ہر فطرت کو فتح کر لیتا ہے۔ اور مذہبی تنازعات کو بھی ملیا میٹ کر دیتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آیا اور دیکھا کہ دور تک آپ کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے، اس نے آپؐ سے درخواست کی اور آپؐ نے سب کی سب اس کو دے دیں اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا کہ اسلام قبول کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہو جانے کی پروا نہیں کرتے۔

ایرانیوں کا ایک سردار ہرمزان نامی تھا ایرانی جب قادسیہ کے میدان میں شکست کھا کر بھاگے تو اس شخص نے خوزستان کے علاقہ میں اپنی ایک خود مختار حکومت قائم کر لی۔ مسلمانوں نے اسے شکست دی تو اس نے اطاعت قبول کر لی لیکن پھر بغاوت کی۔ مسلمانوں نے پھر اس کی سرکوبی کی لیکن اس کے بعد پھر اس نے جب دیکھا کہ شاہ فارس اپنی فوجیں جمع کر کے مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ کے لیے آ رہا ہے تو اس کی مدد کے لیے آمادہ ہو گیا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ برسرِ پیکار ہوا۔ بہت تگ و دو اور لڑائیوں کے بعد اس نے درخواست کی کہ میں پھر صلح کرتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ مسلمان مجھے مدینہ میں اپنے خلیفہ کی خدمت میں بھیج دیں وہ جو فیصلہ میرے متعلق کریں گے مجھے بسر و چشم منظور ہوگا۔ چنانچہ اسے مدینہ بھیجا گیا۔ جب وہ فاروقِ اعظمؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؓ نے اس سے دریافت کیا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تم نے اتنی مرتبہ کیوں بدعہدی کی ہے؟ تو ہرمزان نے کہا مجھے پیاس لگی ہے چنانچہ پانی لایا گیا تو پیالہ پکڑ کر اس نے کہا کہ آپ مجھے پانی پینے کی حالت میں قتل کر دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نہیں اس کا کوئی فکر نہ کرو۔ جب تک تم پانی نہ پی لو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا یہ سنتے ہی اس نے پیالہ ہاتھ سے رکھ دیا اور کہا کہ میں پانی پیتا ہی نہیں اور اس وعدہ کے مطابق اب آپ مجھے قتل نہیں کر سکتے اب دیکھیں۔ یہ بھی کوئی وعدہ ہے عام رنگ میں ایک بات کہی گئی ہے توڑ مروڑ کر فائدہ اٹھایا گیا لیکن پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ گو تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا مگر میں تم کو دھوکا نہ دونگا اور تمہیں قتل نہیں کروں گا۔

بدعہدی کے مقابلہ میں عہد کی پابندی اور باوجود تمام قدرت رکھنے کے حضرت عمرؓ کے عفو و احسان کا اتنا گہرا اثر اس پر ہوا کہ اس نے فوراً کلمہ توحید پڑھا اور حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔

ایک جنگ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک جنگجو کافر کو زیر کر لیا اور پھر تلوار سے اس کی گردن کاٹنے کا ارادہ کیا۔ نیچے پڑے ہوئے کافر نے آپ کے روئے مبارک پر تھوک دیا اس پر حضرت علیؓ نے تلوار پھینک دی اور اس کافر کو چھوڑ دیا۔ وہ کافر آپؓ کا رویہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور پوچھا کہ یہ عفو و درگزر کا کونسا موقع ہے؟

آپ نے فرمایا کہ میری تجھ سے لڑائی صرف اللہ کی خاطر تھی۔ لیکن تو نے میرے منہ پر تھوک کر مجھے غصہ دلا دیا اور میرے دل میں ذاتی انتقام کی خواہش پیدا ہو گئی اس طرح میری لڑائی کا مقصد نصف خدا کے لیے اور نصف اپنی ذات کے لیے ہو گیا۔ مگر میری ذات اور تلوار ہر شے صرف اللہ کی خاطر وقف ہے اس لیے میں نے تجھے چھوڑ دیا۔

اس کافر نے شیرِ خدا کی یہ تقریر سنی تو اس کے دل سے کفر و نجاست دور ہو گئی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ اسے دیکھ کر اس کے بہت سے رشتہ دار اور ہم قوم بھی اسلام لے آئے۔

حضرت مولانا رومؒ یہ واقعہ بیان کر کے یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔

تیغِ حلم از تیغ آہن تیز تر
بل ز صد لشکر ظفر انگیز تر

کہ حلم کی تلوار لوہے کی تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ بلکہ فتح و کامرانی میں سینکڑوں لشکروں سے بڑھ کر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کا یہ وہ دلکش اسوہ ہے۔ جس کی تعریف کرنے پر آج بھی اسلام کا دشمن مجبور ہے۔ قیدیوں کے ساتھ صحابہؓ کرام مہمانوں بلکہ گھر کے افراد کا معاملہ کیا کرتے تھے۔ بدر کے قیدیوں کا ذکر کرتے ہوئے مشہور متعصب مستشرق سر ولیم میور لکھتا ہے۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا وہ ہمیں سوار کرتے اور خود پیدل چلتے ہمیں گندم کی پکی ہوئی روٹی کھلاتے اور خود کھجوریں وغیرہ کھا کر گزارہ کر لیتے کئی قیدی محض اس حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر اسلام لے آئے۔"

(لائف آف محمدؐ)

عارفِ کامل حضرت بایزید بسطامیؒ کا ایک آتش پرست ہمسایہ تھا اس کا ایک شیر خوار بچہ تھا وہ بچہ تمام رات تاریکی کی وجہ سے روتا رہتا تھا آپ روز چراغ اٹھا کر اس کے گھر کی طرف لے جاتے بچہ خاموش ہو جاتا۔ جب وہ آتش پرست اپنے سفر سے واپس آیا تو بچے کی ماں نے شیخ کی نسبت سارا حال عرض کیا۔ اس نے کہا کہ افسوس ہے کہ جب شیخ کی طرف سے روشنی پہنچ گئی تو پھر ہم اپنے آپ کو غفلت کی تاریکی میں کیوں رکھیں۔ اس کے بعد وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

بہر طریقت حضرت مالک بن دینارؒ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ آپ کا ہمسایہ ایک یہودی تھا۔ آپ کے مکان کی محراب یہودی کے دروازے پر تھی۔ جہاں اس نے اپنا پاخانہ بنا لیا اور روز نجاست آپ کے مکان میں ڈال دیتا۔ کچھ عرصہ تک یہی حال رہا۔ آپ نے اس بات کا کسی سے تذکرہ نہ کیا۔ ایک دن یہودی آ کر کہنے لگا کہ آپ کو میرے پاخانے سے کسی قسم کی کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک برتن اور جھاڑو رکھا ہوا ہے۔ کوئی تکلیف نہیں روز صاف کر لیا کرتا ہوں۔ یہودی نے یہ کہہ کر کہ کیا پسندیدہ دین ہے۔ جس کا ماننے والا دشمن کی تکلیف کو برداشت کرتا ہے۔ اور شکایت نہیں کرتا اسلام قبول کر لیا۔

دل بدست آور کہ حجِ اکبر است

صلح کے جویا اور اپنی نیک نفسی اور ایثار سے دنیا کو جنت بنا دینے والے نہ صرف یہ کہ خود ہر قسم کے لڑائی جھگڑے سے مجتنب رہتے تھے اور ان تمام رستوں سے کوسوں دور بھاگتے تھے جو نفرت کی منزل پر جا کر ختم ہو جاتے ہوں۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس بات سے روکتے تھے کہ وہ کسی کا دل دکھائیں اور اس کے نتیجہ میں تفرقہ پیدا ہو وہ یقیناً امن کے سفیر تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے گھر ان کی باری آنے پر تشریف لے گئے ایک دوسری زوجہ مطہرہ نے کچھ کھانا تیار کر کے ایک خادم کے ہاتھ وہیں بھجوا دیا۔ مگر گھر والی بیوی یہ برداشت نہ کر سکیں اور انہوں نے ہاتھ مار کر کھانا بھی گرا دیا اور پیالہ بھی ٹوٹ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خادم کو روک لیا خود پیالے کے ٹکڑے جمع کئے۔ ان سے بچا کھچا کھانا اکٹھا کر دیا۔ پھر حضور نے وہ ٹوٹا ہوا پیالہ اس بیوی کو دیا جس نے اسے توڑا تھا۔ اور اس سے کہا کہ وہ اپنے گھر سے ایک صحیح سالم پیالہ دے اور وہ پیالہ آپؐ نے اس بیوی کو بھجوایا جس نے کھانا بھیجا تھا۔

جذبات و احساسات کا خیال رکھنے اور دوسروں کو جھگڑوں سے بچانے کا کیسا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ حضورؐ جانتے تھے کہ اگر یہ واقعہ دوسری بیوی کو پہنچا تو اسے شدید دکھ ہو گا۔ اور دونوں بیویوں کے مابین مزید مناقشے جنم لیں گے اس لیے آپؐ نے زیادتی کرنے والی بیوی کو متنبہ کیا اور اس طرح سبق دیا کہ اسے کفارہ ادا کرنا پڑا۔ حضورؐ کا یہ فعل یقیناً دوسری بیوی کے لیے تسلی اور تسکین کا موجب ہوتا ہو گا کہ اس کا بھیجا ہوا کھانا بھی حضور نے تناول فرمایا اور اس کے ساتھ ہونے والی زیادتی پر بھی نوٹس لیا۔

جنت کے معمار

قرآن کریم ایک طرف تو یہ فرماتا ہے کہ

وَالصُّلْحُ خَيْرٌ (النساء: ۱۲۹)

کہ صلح سراسر خیر ہے۔ ہر پہلو سے بھلائی اور فائدے کا موجب ہے۔ قرآن کریم نے بار بار اور کثیر مقامات پر مومنوں کو آپس میں صلح کرنے کی تلقین فرمائی۔ مگر انسان توجہ دلانے کا محتاج ہے اس لیے قرآن کریم ایسے مصلحین کی موجودگی پر بھی زور دیتا ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرائیں فرماتا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ۔ (الانفال: ۲)

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور آپس میں اصلاح کی کوشش کرو۔

دوسری جگہ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ۔ (الحجرات: ۱۱)

مومنوں کا رشتہ آپس میں بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑتے ہوں صلح کرا دیا کرو۔

اور فی الواقع قومی جنت کے قیام کے لیے اصلاح بین الناس کا یہ نظام لابدی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جب تک ایک ایسی قوت محرکہ اور قوتِ جاذبہ نہ ہو جو تمام قوم کو اتحاد و اتفاق کی لڑی میں پرو دے اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اس وقت تک کسی وقت بھی اور کسی بھی مرحلے پر شیطان حملہ آور ہو کر اس سارے نظام کو تباہ و برباد کر سکتا ہے قرآن کریم اس بھائی چارے کو خدا تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت قرار دیتا ہے۔ فرماتا ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ

(آل عمران - ۱۰۴)

فرمایا تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔

پس اخوت کا یہ حیرت انگیز نظام خدا تعالیٰ کی ایک ہمیشہ باثمر رہنے والی نعمت ہے۔ اس کی بنیاد خود خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی اس صفت کا مظہر بنتے ہوئے اس پودے کو پروان چڑھایا۔ اسے خوب سینچا اپنے خونِ جگر سے اس کی آبیاری کی اور پتھریلی زمینوں کو سرسبز و شاداب جنتوں میں تبدیل کر دیا۔

صلح کرانے سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں سے کچھ واقعات اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ مگر وہ ایسے معاملات تھے کہ جب کوئی ایک یا دونوں فریق آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے دونوں کے درمیان صلح کرائی۔ مگر یہاں ایسے واقعات بیان کیے جائیں گے جن میں حضورؐ فریقین اور محاربین کے پاس پہنچے اور انہیں شیر و شکر کر دیا۔

صلح کا شہزادہ

اسلام کی آمد سے قبل مدینہ میں انصار کے قبائل اوس اور خزرج میں بہت عداوت تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری سے ان کے مابین جنگ و جدل ختم ہو گیا اور الفت پیدا ہو گئی مگر ایک بار باتوں باتوں میں ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری وضاحت

مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب - ربوہ

میرے مضمون " اور سیدنا عمرؓ کی دعا قبول ہوگئی " میں ایک امر کے بارہ میں بعض احباب نے استفسار کیا ہے۔ اس بارہ میں یہ وضاحت پیش کر رہا ہوں۔

حضرت عمر فاروقؓ پر جب ابولؤلؤ مجوسی نے حملہ کیا اور نماز کے بعد حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ مجھ پر کس نے حملہ کیا؟ حضرت ابن عباسؓ نے دریافت کرنے کے بعد جب یہ عرض کیا کہ اس پیشہ ور نے۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے تو اچھی بات ہی کہی تھی۔ پھر فرمایا: الحمد للہ الذی لم یجعل میتتی بید رجل یدعی الاسلام۔ خدا کا شکر ہے کہ میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں ہوئی جو اسلام کا دعویدار ہے۔

شارحین نے لکھا ہے۔ حضرت عمرؓ نے یہ اس لئے کہا کہ حدیث ہے اگر مقتول مسلمان ہے تو اس کے گناہ قاتل پر ڈال دیئے جاتے ہیں تو آپ نے شکر کیا کہ کسی مسلمان پر اس کی ذمہ داری نہیں۔ اس کا بوجھ کسی مسلمان کے کندھوں پر نہیں پڑا اس پر حضرت عباسؓ نے جن کے غلام بہت کثرت سے تھے کہا اگر آپ فرمائیں تو ہم ان پیشہ ور غلاموں کو قتل کر دیں۔

حضرت عمرؓ کی یہ ہدایت تھی کہ کفار کی مدینہ میں آمد کے بارہ میں بہت احتیاط کی جائے اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مذہبی مراکز کی آبادی جب بڑھتی ہے تو کچھ لوگ دینی جذبہ کے تحت نہیں کسب معاش کے لئے بھی آجاتے ہیں اور اس غیر تربیت یافتہ عنصر کی وجہ سے پھر کئی مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت عباسؓ اور ابن عباسؓ ان پیشہ ور عجمی غلاموں کی آبادکاری کی سفارش کرتے رہتے تھے حضرت مغیرہ کے غلام ابولؤلؤ بھی پیشہ ور عجمی غلام تھے۔ مذہباً یہ مجوسی تھے مسلمان نہ تھے۔ یہ ستاروں اور بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ ابولؤلؤ نجاری کا بھی کام جانتے تھے اور پتھر تراش تراش کر قبل از اسلام بت بھی بناتے تھے، اس طرح پتھروں سے چکی بھی بناتے تھے اب جب ان میں سے ایک غلام نے اتنی بڑی جسارت اور حماقت کی اور حضرت عمرؓ نے ابن عباس کو ان کی اور ان کے والد محترم کی غلط رائے کا احساس دلایا۔ تو اس پر حضرت ابن عباس نے کہا۔

ان شئت قتلناہ۔ امیر المومنین اگر آپ فرمائیں تو ہم ان عجمی غلاموں کو قتل کر دیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا:

کذبت بعد ما تکلموا بلسانکم وصلوا قبلتکم وحجوا حجکم۔ (بخاری مناقب عثمانؓ)

حدیث میں عجمی غلاموں کے لئے لفظ علج استعمال ہوا ہے جس کے معنی لغت اور دائرۃ المعارف میں مضبوط قوی ہوتا کافر۔ عجمی یا غیر عجمی کافر کے آتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے اس فقرہ کا مفہوم یہ ہے کہ ابن عباسؓ! تیری یہ غلطی ہے۔ کذبت کے معنی اخطأت۔ تو نے غلط سوچا۔ اب اس ساری جنس کو قتل کیسے کیا جا سکتا ہے۔ یہ عجمی نہیں رہے۔ اب ہماری زبان بولتے ہیں۔ ان میں سے بعض مسلمان ہو گئے ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ جواب میں اب حضرت عمرؓ نے جمع کا صیغہ استعمال فرمایا ہے واحد کا نہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں وہ سب عجمی کافر غلام مراد ہیں اس لئے ان کا قتل کیسے روا ہے۔ ان کا استیصال کیسے جائز ہے۔

شارحین حدیث نے لکھا کہ حضرت ابن عباسؓ نے باوجود یہ جاننے کے کہ حضرت عمرؓ نے انہیں قتل نہیں کیا۔ ان کے ظاہر پر حکم لگایا ہے کہ مذہب کا فتویٰ انسان کے ظاہر پر ہے دلوں کی کیفیت پر نہیں کہ اس پر انسانوں کو آگاہی نہیں خدا بہتر جانتا ہے کہ دل میں کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یہاں یاد رکھنا چاہیئے جو آپ نے فرمایا:

ما بعثت لانقب قلوب الناس

میں اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ دلوں میں سینہ لگا کر دیکھوں کہ اس میں کیا ہے۔ میں نے تو زبان کے اقرار پر معاملہ کرنا ہے اس لئے حضورؐ اور آپؐ کے خلفائے راشدین نے کسی ذمی اور منافق کو بھی قتل کرنے سے منع فرمایا کہ ذمی کی حفاظت بھی مسلمانوں کا فرض ہے۔

اس لئے امیر المومنین حضرت عمر فاروق نے حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا۔ عجمی غلاموں سے اگر ایک غلام ابولؤلؤ نے یہ بھیانک جرم کیا تو اب فتنہ کے استیصال کے لئے ان سب کو قتل کیسے کیا جا سکتا ہے جبکہ ان میں سے بعض مسلمان بھی ہو چکے ہیں۔

پس خلیفہ راشد عمر فاروق نے باوجود اس کے کہ ایک عجمی کافر غلام نے آپ کی جان لے کر عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ ان سب کو قتل کرنے سے منع فرمایا کہ وہ اب تمہاری زبان بولتے ہیں۔ اس قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ تمہاری طرح حج کرتے ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

جھگڑے پڑے بات ایک شعر سے شروع ہوئی جو بڑھتے بڑھتے ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔ یہاں تک کہ لوگوں نے ہتھیار سنبھالے اور جنگ کے لیے چل پڑے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی تو آپؐ فی الفور بڑی تیزی کے ساتھ وہاں پہنچے۔ جلدی میں آپؐ کی پنڈلیاں بھی کھل ہوئی تھیں۔ آپؐ نے ان سب کو بلایا اور سورۃ آل عمران کی آیات ۱۰۳ تا ۱۱۰ تلاوت فرمائیں۔ جن میں خدا کی نعمت کے نتیجہ میں بھائی بھائی بن جانے کا ذکر ہے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دے کر اختلاف سے انذار کیا گیا ہے۔

کچھ ایسے درد انگیز لہجے میں آپؐ نے انہیں یہ آیات سنا کر خدا کے احسان یاد دلائے کہ ان سب نے اپنے ہتھیار پھینک دیئے اور روتے ہوئے ایک دوسرے سے بغل گیر ہو گئے۔

ایک بار اہل قبا آپس میں لڑ پڑے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے پر پتھراؤ بھی کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو آپؐ نے اپنے گرد موجود صحابہؓ سے فرمایا:۔

" میرے ساتھ آؤ کہ ہم ان کے درمیان صلح کرائیں "

چنانچہ حضور صحابہؓ کے ہمراہ وہاں پہنچے اور صلح کرا دی۔

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو راستے میں آپؐ کا گزر ایک ایسی مجلس سے ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا۔ اس نے حضورؐ کی شان میں گستاخی کی جس پر ایک صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اسے غیرت کی وجہ سے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اس سے مسلمانوں اور یہود و مشرکین کے درمیان سخت کشیدگی پیدا ہو گئی اور گالی گلوچ سے آگے بڑھ کر گتھم گتھا ہو گئے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم برابر ایک کوزم اور خاموش کرتے رہے یہاں تک کہ لوگ چپ ہو گئے اور لڑائی ختم ہو گئی

ایک بار حضرت کعب بن مالکؓ نے مسجد نبوی میں ایک صحابیؓ سے قرض کی واپسی کا تقاضا کیا مگر وہ اس وقت کسی وجہ سے ادائیگی کے لیے تیار نہ تھے۔ اس پر بات بڑھ گئی اور دونوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے۔ شور سن کر مسجد میں آئے اور حضرت کعبؓ سے فرمایا۔

" تم نصف قرض معاف کر دو "

اور دوسرے صحابی حضرت ابن ابی حدردؓ سے فرمایا کہ

" تم باقی قرض ابھی ادا کر دو۔

دونوں نے اس فیصلہ پر لبیک کہا اور جھگڑا ختم کر دیا۔ (صحیح بخاری)

حضورؐ کے دو غلام تھے ایک قبطی اور دوسرا حبشی۔ ایک بار دونوں لڑ پڑے اور ایک دوسرے کو حبشی اور قبطی ہونے کا طعنہ دیا۔ حضورؐ نے سنا تو فرمایا ایسے مت کہو تم دونوں محمدؐ کی آل میں سے ہو۔

آپؐ یقیناً صلح کے شہزادے تھے جو نہ صرف اپنوں سے بلکہ ہر ایک سے صلح کرنے کا اور ہر ایک کے درمیان صلح کرانے کا خواہاں تھا۔ جس نے اپنے حقوق کی قربانی دے کر صلح و آشتی کا جھنڈا بلند کیا اور صدیوں کی دشمنیاں ایک جنبش لب سے مٹا دیں

عربوں کی دشمنیاں تو ضرب المثل ہیں جو نسل در نسل چلتی تھیں۔ اور انتقام کا ایک لامتناہی سلسلہ چل پڑتا تھا۔ آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں انسانی حقوق کے جس عالمی منشور کا اعلان فرمایا اس کے یہ فقرات کتنے دلآویز ہیں

" سن لو! میں آج جاہلیت کے تمام دستور اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں اور تمام خون معاف کرتا ہوں سب سے پہلا انتقام جس کے خاتمہ کا میں اعلان کرتا ہوں وہ میرے خاندان کے ربیعہ بن حارث کے خون کا انتقام ہے اور جاہلیت کے سب سود بھی آج سے ختم ہوں گے سب سے پہلا سود جس کے خاتمہ کا میں اعلان کرتا ہوں وہ میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۴ صفحہ ۲۵۰)

آپؐ نے خون کے ساتھ سود کا جو ذکر فرمایا ہے اس میں بھی گہرا راز ہے۔ کیونکہ سود تو خود جنگوں کو جنم دیتا ہے اور انتقام کی آگ بھڑکاتا ہے خدا فرماتا ہے کہ اگر تم سود سے باز نہیں آؤ گے تو فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔ (البقرہ - ۲۸۰)

اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے برپا ہونے والی جنگ کا یقین کر لو۔

اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ سود کا یہ چکر تمہیں جنگوں میں مبتلا کر دے گا۔ چنانچہ گزشتہ عالمی جنگیں بھی اسی موذی مرض کی وجہ سے ہوئیں اور آئندہ بھی اسی کے بل پر ہوں گی

پس سود کے خاتمہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بنی نوع انسان کو خون ریزی سے بچنے اور صلح کاری کا گر سکھا دیا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محترم خواجہ عبدالرحمٰن مرحوم کا ذکرِ خیر

(از مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے ایک نہایت قیمتی وجود جو اپنے اوصافِ حمیدہ کے باعث اپنوں اور بیگانوں سبھی میں معروف و مقبول تھے یعنی محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ۳۰ر اگست ۱۹۸۴ء کو طلوعِ شمس کے کچھ دیر بعد اپنے مکان واقعہ ماڈل ٹاؤن سیالکوٹ میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کے باعث اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خواجہ صاحب مرحوم رشتے میں میرے خالو تھے۔ ان کی بیگم صاحبہ میری والدہ کی ماموں زاد بہن ہیں اللہ تعالیٰ انہیں یہ صدمہ صبر اور سلامتی کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ دونوں بہنوں میں حقیقی بہنوں کی سی محبت رہی اس لئے آگے ان کی اولادوں میں بھی باہم پیار و محبت کے رشتے استوار رہے خالو جان مرحوم کے صاحبزادوں میں عزیزان خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ خواجہ مختار احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ خواجہ ظفر احمد صاحب خواجہ اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ اور خواجہ مظفر احمد صاحب ماشاء اللہ سب کے سب دین کے فدائی خدام ہیں۔ عزیزان خواجہ سرفراز احمد اور خواجہ ظفر احمد مسلسل جماعتی خدمات کے باعث جماعت میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اسی طرح خالو جان مرحوم کی دو صاحبزادیاں بھی نہایت مخلص احمدی گھرانوں میں بیاہی گئیں۔ بڑی بیٹی عزیزہ اختر مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب گجرات کے عقد میں ہیں اور چھوٹی بیٹی عزیزہ صیاد مکرم چوہدری امتیاز احمد صاحب باجوہ کے عقد میں ہیں۔ خالو جان مرحوم خود جماعت کے سیکرٹری جائیداد تھے اور مجلس عاملہ کے بڑے صائب الرائے رکن تھے۔ غرض جماعتی نقطہ نظر سے خالو جان مرحوم کو جس زاویہ سے دیکھا جائے۔ وہ ایک گوہرِ تابدار تھے ان کی ذات گرامی سے بفضل خدا جماعتی کاموں کو تقویت اور فروغ حاصل ہوا۔

جماعتی خدمات

محترم خواجہ صاحب نے اپنی قانونی قابلیت اور شبانہ روز محنت سے مقامی جائیدادوں کو نہ صرف محفوظ کیا بلکہ ان میں غیر معمولی اضافہ کیا۔ احمدیہ گرلز ہائی سکول کی عمارت کو قومیائے جانے کے بعد غیروں کی تحویل میں چلے جانے کا خطرہ تھا۔ مگر خواجہ صاحب مرحوم نے بذریعہ قانون نہ صرف اُسے محفوظ رکھا بلکہ اس سے کرایہ کی آمد کا سلسلہ بھی جاری کروا دیا اسی طرح اس کے ساتھ دکانیں بنوائیں شہر کے عین وسط میں جماعت کے لئے ایک اور بڑی قیمتی جائیداد خریدی اور اس طرح مالی لحاظ سے جماعت کو بفضل خدا بڑی مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا۔ خواجہ صاحب مرحوم کی ساری زندگی اس قسم کی قابلِ قدر خدمات سے عبارت ہے جن کا مفصل ذکر کرنا محال ہے اس وقت مرحوم کے چند نمایاں اوصاف حمیدہ کا مختصر تذکرہ مقصود ہے۔ تا ان کے لئے دعا کی تحریک ہو۔

انفاق فی سبیل اللہ

میں خواجہ صاحب کا نمایاں مقام رہا فرض چندوں کے علاوہ نفلی چندے بھی دل کھول کر دیتے تحریک جدید کے باقاعدہ مجاہد تھے۔ آخری سال کا چندہ ۵۰۴۰ روپیہ تھا۔

مہمان نوازی

محترم خواجہ صاحب کا دسترخوان بہت وسیع تھا مہمان نوازی کا جذبہ ہر آن بیدار رہتا تھا۔ صبح ہو یا شام بوقت بے وقت آنے والا کوئی ہو چھوٹا ہو یا بڑا وہ سر آنکھوں پر بٹھاتے اور ہر قسم کی خاطر داری کرتے اور بڑی خوشی محسوس کرتے۔ سلسلہ کے خدام کی مہمان نوازی کا بے حد خیال رکھتے اور ان کی خدمت سے بے حد محظوظ ہوتے ان کا گھر ایک دارالضیافت تھا۔ اور امید ہے اس کی یہ قابلِ قدر حیثیت قائم رہے گی۔ مہمان نوازی کی یہ صفت ماشاء اللہ خالو جان کے سب بچوں میں نمایاں ہے۔

خاکسار کو جب بھی سیالکوٹ جانے کا موقعہ ملا۔ اکثر خالو جان کے ہاں قیام ہوتا۔ بڑی محبت سے وہ مجھے اپنے کمرے میں جگہ دیتے۔ کھانا پینا اکٹھا ہوتا۔ نمازیں باجماعت ہوتیں۔ نماز فجر میں ایک احمدی دوست دور سے آیا کرتے تھے وہ حقہ کے عادی تھے۔ خالو جان تمباکو نوشی سے سخت پرہیز کرتے تھے مگر حقہ پینے والے دوست کے لئے خاص تمباکو منگوا کر رکھا ہوا تھا۔ نماز کے بعد مجلس لگاتے۔ ملازم سے حقہ اور چائے منگواتے۔ مختلف عنوانات پر گفتگو کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ مذہبی امور کے علاوہ عمومی حالات پر بھی تبصرہ ہوتا۔ شعر و سخن بھی موضوعِ بحث رہتا۔ خالو جان شعر و سخن کے اعتبار سے بہت اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ غالبؔ ان کا پسندیدہ شاعر تھا۔ خاکسار جب رخصت ہونے کی اجازت طلب کرتا تو فرماتے کچھ دن اور رہو بادشاہو۔ بمشکل اجازت دیتے اور بڑی محبت سے رخصت کرتے۔

غیرت دینی

کئی مرتبہ دیکھا گیا کہ دین کے معاملہ میں کوئی غلط رائے دیتا یا کسی قسم کی کمزوری دکھاتا تو مکرم خواجہ صاحب کی غیرت دینی چمک اٹھتی وہ کسی احمدی کی کمزوری برداشت نہ کر سکتے تھے لگی لپٹی رکھے بغیر وہ اس کی کمزوری سے اُسے آگاہ کرتے اور اصلاح نہ ہونے کی صورت میں اس سے لاتعلقی کا اظہار کر دیتے۔ خواہ ایسا آدمی ان کا اپنا رشتہ دار یا عزیز دوست ہی کیوں نہ ہو۔ نام لئے بغیر ایک مثال دیتا ہوں۔ انہوں نے اپنے ایک دلی دوست بلکہ منہ بولے بھائی سے ہمیشہ کے لئے منہ موڑ لیا۔ ایک موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خدشہ ظاہر کیا کہ خواجہ صاحب کہیں اپنے دوست کی محبت سے متاثر نہ ہو جائیں تو محترم خواجہ صاحب نے جواباً عرض کیا کہ ایسے سینکڑوں دوست حضور کی خاطر اور سلسلہ کی عزت پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ محترم خواجہ صاحب کے اس درخشندہ خلق کے بارے میں مثالوں کی کمی نہیں۔

نفاست پسندی

نفاست پسندی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جس کے باعث وہ صبح خاصا وقت جسم کی صفائی اور صاف ستھرے کپڑوں کے اہتمام میں صرف کرتے تھے۔ سرخ و سفید رنگ۔ مردانہ خوبصورت خدوخال ان پر اُجلے اُجلے کپڑے باوقار ٹوپی اور چشمہ ان کی وجاہت کو چار چاند لگانے کا باعث ہوتے کھانے میں بھی نفاست پسندی کا رنگ غالب تھا۔ شہد آپ کی پسندیدہ خوراک تھی۔ اس کا خصوصی اہتمام کرتے۔ اکٹھا ٹین کا ٹین منگوا کر رکھتے تا کبھی ناغہ نہ ہونے پائے۔

خدمتِ خلق

اکثر آپ خدمتِ خلق کے لئے کسی نہ کسی دوست کے ساتھ گھر سے نکلتے کبھی کچہری میں کبھی کسی اور دفتر میں ضرورت مندوں کو صحیح قانونی مشورہ دیتے اور نہ صرف مشورہ دیتے بلکہ اگر تکمیل کام کیلئے کسی کے ساتھ کہیں جانا ہوتا تو بخوشی اس کے ساتھ جاتے خاکسار کو سیالکوٹ چھاؤنی میں واقعہ اپنی موروثی جائیداد کے سلسلہ میں بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہوا۔ آپ نے ہر مشکل میں میرا ساتھ دیا ایک مرتبہ ایک گروہ سے اپنا ایک مکان خالی کروانا تھا۔ خالو جان خطرات کی پرواہ کئے بغیر میرے ساتھ گئے۔ اور مجھے مکان کا قبضہ دلوانے میں ہر ممکن امداد فرمائی۔ مخلوقِ خدا پر اس طرح کے احسانات کرنا ان کا معمول تھا۔

معاملہ فہمی

خواجہ صاحب بڑے ذہین و فہیم تھے۔ قول سدید کے عادی تھے اور اپنے مخاطب سے بھی قول سدید کے متمنی رہتے تھے۔ اگر کوئی دوست یا ملازم اخفاء سے کام لیتا یا آپ کو جُل دینے کی کوشش کرتا تو وہ فوراً اس کی گرفت کرتے اور اگر کوئی کجروی اختیار کرتا تو اس کو حکمت عملی سے ایسا سیدھا کرتے کہ اسے توبہ کرتے ہی بنتی۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ کے ایک عزیز سے چار ہزار روپے ہتھیا لئے۔ آپ نے بڑی حکمت عملی سے معاملے کو الجھائے بغیر ڈوبی ہوئی رقم نکلوا لی۔ آپ نے عمر بھر بھٹہ کا کام صحیح اصولوں پر چلایا اور اس کام کی وسعت اور مشکلات کے باوجود اپنی عمدہ گرفت اس کام پر رکھی کہ ان کا یہی کام گھر بھر کی خوشحالی جماعت اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے لئے بہت مفید اور ممد ثابت ہوا۔ الغرض خواجہ صاحب مرحوم بفضل خدا بے شمار اوصاف سے متصف تھے۔ جس طرح آپ نے باوقار زندگی گذاری ویسے باوقار وفات ہوئی۔ بہشتی مقبرہ میں آخری آرام گاہ نصیب ہوئی۔ ان کی وفات سے نہ صرف خاندان میں بلکہ جماعت میں ایک ایسا خلا واقع ہوا ہے کہ اسے پُر کرنے کے لئے ایک وقت درکار ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں درجات کی بلندی سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ ان کے وارثوں کو ان کی دعاؤں اور صفاتِ حسنہ کا وارث بنائے۔ اور صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(بقیہ صفحہ ۵)

اور یوں بھی مجرم کو سزا کا حق تحقیق کے بعد حکومت کو ہے۔ افراد کو اجازت نہیں کہ خود قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ حضرت عمرؓ کے بعد جب بعض عصبات نے اس قتل پر جب بعض مشکوک افراد کو از خود کیفر کردار تک پہنچایا تو اس پر بعض فتنے کھڑے ہو گئے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد جب ایک مخصوص طبقہ نے مجرموں کی سزا کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لینا چاہا تو پھر ایک فتنہ پیدا ہوا۔ جب عوام قانون کو ہاتھ میں لیں تو پھر الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے قتل کے ملزموں کو سزا دینے کا حق تحقیق کے بعد صرف حکومت کو ہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۶۲۱

میں انوار الحسن ولد چوہدری عبدالرحمان صاحب قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر ۳۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۵/ا گلگشت ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

سکول میں سرمایہ کاری تیس ہزار روپے کی گئی تھی جو اسوقت کے اندازے کے مطابق دس ہزار روپے مالیت کی ہوگی۔

اسوقت مجھے مبلغ تیرہ صد روپے ماہوار بصورت پرائیویٹ سکول مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی کوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد
انوار الحسن ۱۵/ا گلگشت کالونی ملتان
گواہ شد ۱۔ انور حسن ولد چوہدری عبدالرحمن صاحب ۱۳/۴ دارالعلوم غربی ربوہ برادر موصی
گواہ شد ۲۔ صفی اللہ ملک ولد ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب ۳۰/۱۴ دارالرحمت وسطی ربوہ

مسل ۲۵۶۳۲

میں آنسہ احمد زوجہ نور احمد صاحب اعوان قوم گوراہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھوک عزیز ڈھاگری جہلم حال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸۴ ۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر یکصد روپے
۲۔ دو عدد طلائی چوڑیاں دو تولہ مالیتی ۴۵۰۰/ روپے

اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت خوراک لباس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی کوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— ۱۸ ستمبر —
برکت بی بی مکان نمبر ۱۷/۵ نور منزل محلہ دارالرحمت غربی نزد دفتر الفضل ربوہ۔ گواہ شد ۱۔ ظفر اللہ ۱۷/۵ نور منزل محلہ دارالرحمت غربی نزد دفتر الفضل ربوہ
گواہ شد ۲۔ عطاء اللہ ولد اللہ بخش صاحب وصیت ۱۰۰۲۰/
خاوند موصیہ

احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ طلائی زیورات تیرہ تولہ مالیتی ۲۷۶۲۰/ روپے
۲۔ حق مہر دس ہزار روپے بذمہ خاوند

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی کوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— ۱۸ ستمبر —
آنسہ احمد زوجہ نور احمد اعوان ۹/۷۹ فیڈرل بی ایریا کراچی
گواہ شد ۱۔ نور احمد اعوان
وصیت ۲۳۳۴۳ خاوند موصیہ
گواہ شد ۲۔ نوید احمد طاہر کراچی
وصیت ۲۴۵۱۹

مسل ۲۵۶۳۳

میں برکت بی بی زوجہ عطاء اللہ صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن ۱۷/۵ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸۴ ۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر یکصد روپے
۲۔ دو عدد طلائی چوڑیاں دو تولہ مالیتی ۴۵۰۰/ روپے

اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت خوراک لباس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اسپر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی کوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

— ۱۸ ستمبر —
برکت بی بی مکان نمبر ۱۷/۵ نور منزل محلہ دارالرحمت غربی نزد دفتر الفضل ربوہ۔ گواہ شد ۱۔ ظفر اللہ ۱۷/۵ نور منزل محلہ دارالرحمت غربی نزد دفتر الفضل ربوہ
گواہ شد ۲۔ عطاء اللہ ولد اللہ بخش صاحب وصیت ۱۰۰۲۰/
خاوند موصیہ

ارشادِ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود

● خدا تعالیٰ نیک لوگوں کو رسوا نہیں کریگا:

"ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۰)

● خداوند تعالیٰ کیسے لوگوں کو قبول فرماتا ہے:

"تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔ عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۳)

● ظاہری طور پر بیعت کرلینا کافی نہیں:

"یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور اس کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۷) (نظارت اصلاح وارشاد)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ نذیر احمد اقبال صاحب ۲۴ ستمبر ۱۹۸۴ء کو ۴۴ سال کی عمر میں وفات پاگئیں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ان کی نماز جنازہ ۲۵ اگست "البیت الناصر" دارالرحمت کے احاطہ میں بعد نماز عصر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ جس میں موجود احباب نے شرکت کی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں جن میں ایک بچہ اور ایک بچی شادی شدہ ہیں اور چار بچے زیر تعلیم ہیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ، خاندانِ حضرت اقدس مسیح موعود اور خلافتِ احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک مخلص، دعاگو، متقی، پرہیزگار، متوکل علی اللہ، صابر وشاکر تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ہم اہلِ خاندان اس بزرگ ہستی کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو ان کی دعاؤں کا ثمرہ، اپنے رحم کے سلوک اور اپنی خاص مغفرت و بخشش سے عطاء فرمائے آمین۔ (منیر احمد ظفر دارالرحمت غربی ربوہ)

ناظم صاحب اطفال! ۴ اکتوبر تا ۱۱ اکتوبر ہفتہ وصولی وقف جدید (دفتر اطفال) منائیں! (سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرمیڈیٹ ملتان بورڈ کے امتحان میں ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

عزیزہ فلزیٰ عنبر بنت مکرم پیر نثار احمد صاحب (سوئی گیس ملتان) نے امسال ایف ایس سی (نان میڈیکل) کے امتحان میں ۹۰ نمبر حاصل کر کے ملتان بورڈ کی طالبات میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کا یہ اعزاز مبارک فرمائے اور آئندہ بھی نمایاں کامیابیوں سے نوازتا رہے آمین۔

اطفال الاحمدیہ کا انعامی مقابلہ

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۳ہش / ۱۹۸۴ء کے موقع پر احمدی بچوں کے مابین دینی معلومات کا ایک زبانی امتحان منعقد ہوگا۔ جس میں اول دوم آنے والے اطفال کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سند کامیابی کے علاوہ ۲۴۰/- روپے اور ۱۲۰/- روپے کے انعام بھی دیئے جائیں گے۔

اس انعامی مقابلہ کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ نماز (۲) سورۃ بقرہ کی ابتدائی ستر آیات زبانی یاد کرنا۔ (۳) آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔ (۴) دین حق کے بنیادی عقائد (۵) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی (۶) خلفاء راشدین کے مختصر تعارفی کوائف (۷) جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور احمدیت کی امتیازی خصوصیات (۸) حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کے مختصر حالات زندگی اور ان کی جاری فرمودہ تحاریک کا مختصر تعارف (۹) کلام محمود سے ۱۵ اشعار زبانی یاد کرنا۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ اپنے ہاں مقامی مقابلے منعقد کروا کے نمایاں پوزیشن لینے والے اطفال کو مرکزی مقابلہ دینی معلومات میں نمائندگی کے لیے بھجوائیں۔

(قائد تعلیم ۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سچی بوٹی

استعمال کرنے والے احباب کی توجہ کے لیے:

بنی نوع انسان کے مزید فائدہ کیلئے ایک تحقیق کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ لہٰذا ایسے احباب جنہوں نے خود یا ان کے کسی عزیز نے سچی بوٹی استعمال کی ہو ان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد مطلع فرمائیں کہ اس کے استعمال سے کینسر کے مرض کو کتنے عرصہ میں کتنا فائدہ ہوا اور کینسر کا یہ مرض جسم کے کون سے حصہ میں تھا۔

ذیابیطس اور ہائی بلڈ پریشر

کے مریض بھی اس کے استعمال کے نتائج سے آگاہ فرمائیں!

آپ کے تعاون کا منتظر:

شیخ رحمت اللہ

ایسٹرن سروسز لمیٹڈ

۱۴۰- ایم۔ اے جناح روڈ کراچی ۲۹-۰۲

نصرت انڈسٹریل سکول میں داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ کلاس کا داخلہ جاری ہے۔ طالبات زیادہ سے زیادہ رجوع کریں۔

اسی طرح پرائیویٹ طور پر بھی درج ذیل کام سکھائے جاتے ہیں۔ کٹائی و سلائی، نٹنگ۔ پینٹنگ ہینڈ، مشین ایمبرائیڈری وغیرہ۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ ستمبر ۱۹۸۴ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد ربوہ ہر ماہ شائع ہوتا ہے اور پوری احتیاط کے ساتھ خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔

ماہ ستمبر ۱۹۸۴ء کا ماہنامہ خالد مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۸۴ء کو خریداران کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ جن خریداران کو ۱۰ ستمبر ۱۹۸۴ء تک نہ ملے وہ خط لکھ کر حاصل کر لیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

"مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِّنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ"

(ترمذی)

باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کیلئے اس عطیے سے بڑھ کر نہیں کہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی کرے

درخواست ہائے دعا

- میری والدہ صاحبہ کی طبیعت چند روز سے بہت خراب ہے۔
(یحییٰ خان ۔ فیکٹری ایریا ۔ ربوہ)
- میرا نومولود پوتا ابن عزیزم نصر اللہ ملک کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔
(ملک عبد اللہ خان ۔ سمبڑیال)
- میری والدہ صاحبہ کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ بخار، بلڈ پریشر اور شوگر کی بھی تکلیف ہے۔ (طاہر عزیز لاہور)
- میری والدہ محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ اہلیہ مکرم سید بشیر احمد شریفی ایک پیچیدہ مرض میں مبتلا ہیں۔
(سید ظفر اقبال ریحان ۔ لاہور)
- میری اہلیہ ناصرہ بیگم کا پی۔ این ایس شفا ہسپتال کراچی میں پتے کا آپریشن ہوا ہے۔ (مسعود احمد خورشید ۔ کراچی)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر طاہر محمود رجسٹرار رائل ٹرنٹی ہسپتال گلاسگو سکاٹ لینڈ نے ایم۔ آر۔ سی۔ او۔ جی کا فائنل امتحان پاس کر لیا ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔ (محمد اکرم اختر لیکچرار احمدو بیلو یونیورسٹی زاریہ ۔ نائیجیریا)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷- اکتوبر

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے:

منیجر دواخانہ حکیم نظام جان، کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ: فون: 558